ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری

کی مطبوعات کا کتابیاتی جائزہ:

ڈاکٹر جمیل جالبی ایک کتاب دوست شخصیت تھے۔ ان کی علمی اور ادبی کاوشیں آج بھی تشنگان علم کے لیے پیاس بجھانے کے کام آ رہی ہیں ان کی تحریریں ادب کے موضوعات پر اہم تحقیقی و علمی نتائج کی حامل سمجھی جاتی ہیں ان کی تحقیق و تنقید، تراجم، تدوین اور علمی کاوشیں اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی ان کی زندگی میں ان کا علمی فیض جاری تھا لیکن لائبریری کے قیام سے ان کے بعد بھی یہ فیض جاری رہے گا ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کا سنگ بنیاد اگست ۶۱۰۲ کو انہی کے ہاتھوں رکھا گیا لیکن ۸۱، اپریل ۹۱۰۲ کو جالبی صاحب ڈاکٹر خاور جمیل کے سپرد کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گئے ڈاکٹر خاور جمیل کی اپنے والد سے محبت اور علم دوستی کی بدولت سے تحقیقی کتب خانے کا قیام عمل میں آیا۔

اس کتب خانے میں محققین کو مطالعہ کے لیے پرسکون ماحول میسر آئے گا اور تحقیقی مواد فراہم کیا جائے گا۔ اس کتب خانہ میں شعبہ مخطوطات و نوادرات ہے جو مسودات تحقیقی مقالات تصانیف، پر مشتمل ہوگا۔ شعبہ فنی امور، محصولات دستاویزی خدمات، اشاریہ، کتابیات، و کیٹلاگ سازی پر مشتمل ہے دارالمطالعہ میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ شعبہ تحقیق و تصنیف نے ۹۱۰۲ میں کام شروع کر دیا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ لائبریری کے قیام ہونے تک ڈاکٹر جمیل جالبی کے علمی ذخیرے سے محققین کو متعارف کرایا جا سکے۔ کتب کی اشاعت کا کام جاری و ساری ہے یہ کتب خانہ انشاء اللہ۔ اپنی ظاہری ساخت، علمی ورثہ، اور اعلیٰ خدمات، و تحقیق و تصنیف کے لحاظ سے ایک تحقیقی و معیاری کتب خانہ ثابت ہوگا۔

لائبریری کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

1. ڈاکٹر جمیل جالبی کے ذریعہ کتب کو طلبہ اور محققین سے متعارف کرانا۔
2. ڈاکٹر صاحب کے ذاتی خطوط جو انھوں نے ادبی شخصیات اور دیگر اعلیٰ شخصیات نے ڈاکٹر جمیل جالبی کو لکھے ان خطوط کا تجزیہ کرنا اور ڈاکٹر صاحب کی علمی زندگی اور خدمات کو اجاگر کرنا۔
3. ڈاکٹر جمیل جالبی پر تحقیقی کام کرنا اور اسے شائع کرنا۔

ڈاکٹر نسیم فاطمہ اور ڈاکٹر جمیل جالبی کے صاحبزادے ڈاکٹر خاور جمیل کی کوششوں سے ۹۱۰۲ سے اب تک ۲۱ کتب شائع ہو چکی ہیں جو انتہائی محنت اور عرق ریزی سے بمعہ حوالہ جات تصنیف کی گئی ہیں جو مطالعہ اور تحقیق میں ناگزیر ماخذ کا کام دیتی رہیں گی اس سلسلے میں ایک یادگاری مجلہ بھی شائع ہوا جس میں ڈاکٹر صاحب کی علمی ادبی اور تحقیقی کاوشوں پر مضامین ہیں امید ہے کہ جمیل جالبی فاؤنڈیشن علم دوستی اور تحقیق کے لیے راہ ہموار کرتی رہے گی اور اس کتب خانے کی اعلیٰ، معیاری تنظیم، عملہ اور خدمات پر بھرپور توجہ دے گی اور علم کے پیاسوں کے لیے یہ کتب خانہ اپنا فیض جاری رکھے گا۔

ڈاکٹر نسیم فاطمہ نے پاکستان لائبریرین شپ کے فروغ کے لیے لائبریری مواد کی فراہمی میں نمایاں کردار ادا کیا آپ کا نمایاں تحقیقی کام "اردو

مخطوطات کی کیٹلاگ سازی اور معیار بندی ہے" جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی سند مل چکی ہے اس میں انھوں نے مخطوطات کی کیٹلاگ سازی کے ۵۰۰ اصول مرتب کیے سات ملکوں کی سات زبانوں میں موجود کیٹلاگ میں اردو مخطوطات کا لسانی جغرافیائی اور موضوعاتی جائزہ لیا ہے ان اصولوں کو معیار بناتے ہوئے انھیں فارسی اور سندھی مخطوطات کی کیٹلاگ سازی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب کے ساتویں باب کے دوسرے حصے میں اردو مخطوطات کی کیٹلاگ سازی کے لیے وہ ضابطہ مرتب کیا گیا ہے جس پر چل کر کیٹلاگ ساز یکساں معیار اور ضوابط کے ساتھ جدید کیٹلاگ تیار کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر نسیم فاطمہ اردو مخطوطات کی کیٹلاگ سازی اور معیاری بندی۔ کراچی: لائبریری پروموشن، ۲۰۰۲

اس مقالہ کی سر پرستی اور رہنمائی ڈاکٹر جمیل جالبی نے کی اور بہت محنت توجہ سے اسکی تکمیل کے مراحل میں مدد فرمائی وہ ڈاکٹر نسیم فاطمہ کو اپنے لائق اور ہونہار شاگردوں میں شمار کرتے تھے انھوں نے ڈاکٹر نسیم فاطمہ کے بارے میں اپنا اظہار اس طرح کیا" میں ڈاکٹر نسیم فاطمہ کو اتنے عرصے سے جانتا ہوں کہ اب یاد بھی نہیں رہا کہ کتنے عرصے سے جانتا ہوں لیکن یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ اس تمام عرصے میں، میں نے انہیں سچا مخلص محنتی اور علم و ادب سے گہری دلچسپی رکھنے والا انسان پایا لائبریری سائنس اور اس کا علم حاصل کرنا ان کی زندگی کا سب سے بڑا مشغلہ ہے اور مطالعہ کا شوق ان کی زندگی کا جزو اعظم ہے وہ میری ہونہار شاگرد ہیں"۔

بحیثیت استاد محقق اور رہنماء کے ڈاکٹر نسیم فاطمہ کو بھی آپ سے اتنی ہی محبت اور عقیدت ہے اور اس کا اظہار بار بار ان کی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے اب وہ عملی طور پر اپنے استاد کے چھوڑے ہوئے علمی ورثہ کو تحقیقی اور تاریخی اہمیت کے پیش نظر تصانیف کی شکل میں مربوط کر رہی ہیں۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر خاور جمیل صاحب کا بھرپور تعاون انہیں حاصل رہا ہے اور ان کے ساتھ تحقیق و تدوین میں برابر شریک رہے ہیں ڈاکٹر نسیم فاطمہ اور ڈاکٹر خاور جمیل نے اپنے والد کے چھوڑے ہوئے نادر ادبی اثاثے کو کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور اب تک تقریباً دو سال کے اندر انتھک محنت اور کوششوں سے ۳۱ مطبوعات منظر عام پر آچکی ہیں جو تحقیق کے لیے انتہائی اہم اور محققین کے لیے انتہائی مثالی کام ہے یہ ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کا اہم مقصد ہے۔ اس لائبریری کی ترتیب و تنظیم کا کام تیزی سے جاری ہے اور انشا اللہ بہت جلد محققین اس سے استفادہ کر سکیں گے اور ڈاکٹر خاور جمیل اور ڈاکٹر نسیم فاطمہ کی یہ تصانیف اُن کے لیے بہترین مددگار اور رہنما ثابت ہونگی انشاء اللہ۔

ڈاکٹر جمیل جالبی تعزیت نامے / از ڈاکٹر نسیم فاطمہ اور خاور جمیل۔ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری: مرکزِ تحقیق، ۲۰۱۹۔ ۵۵ +۰۴ ص۔ سلسلہ نمبرا۔

زیر نظر کتاب تعزیت ناموں پر مشتمل ہے یہ تعزیت نامے صاحب علم و فن کے خیالات اور اخبار و رسائل پر مبنی ریکارڈ ہے جسے جمع کر کے کتابی شکل دی گئی ہے تا کہ علم و ادب کے طلبہ اور محقق حضرات اس سے فیض حاصل کر سکیں۔ ان تعزیت ناموں کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے صاحبانِ علم نے ان کی رحلت پر افسوس کا اظہار کیا اور اپنے تعزیتی بیان میں انکی موت کو برصغیر کا نا قابل تلافی نقصان قرار دیا اور انکی تصانیف اور ادبی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ افتخار عارف نے کہا اردو کی عظیم شخصیت ڈاکٹر جمیل جالبی کا انتقال اردو دنیا کا بہت بڑا نقصان ہے۔ مرحوم نے اردو زبان کی ترویج کے لئے مختلف اصنافِ ادب میں قابل قدر تصانیف و تالیفات چھوڑی ہیں انھوں نے "میرا جی" اور "راشد" پر تحقیقی کام کیا انکی اردو نثر بہت آسان ہے جسکی مثال تاریخ ادب اردو کی چاروں جلدوں میں موجود ہے ادارہ مقتدرہ قومی زبان قومی انگریزی لغت ان کا ایک اہم کارنامہ ہے"۔

ڈاکٹر جمیل جالبی ایک مطالعہ کے مصنف استاد گوہر نوشاہی نے کہا کہ ڈاکٹر جالبی ایک اچھے ادیب اور محقق تھے۔ ڈاکٹر احسان اکبر کہتے ہیں کہ وہ دانشور ہی نہیں بلکہ بے مثال محقق بھی تھے۔ وہ ایک ادارے کی طرح کام کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر عابد سیال نے کہا کہ جالبی ایک جامع الصفات اور مستحکم علمی و ادبی

شخصیت تھے میرے نزدیک ان کا بنیادی حوالہ محقق اور مورخ کا ہے جس میں ان کے امتیازات انکے دیگر علمی و ادبی جہتوں کی نسبت زیادہ ہے غرض کے ہر صاحب علم وفن نے انکی رحلت پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا اور انکی اردوادب کے حوالہ سے خدمات کو سراہا ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں میں اس سانحے پر تعزیت نامے اخبارات اور رسائل میں شائع ہوئے۔

ڈاکٹرنسیم فاطمہ اور ڈاکٹر خاور جمیل نے ان سے عقیدت مندی کا اظہار کرتے ہوئے انھیں کتابی شکل دی تاکہ تحقیق کرنے والوں کے لیے معاون ہو۔

ڈاکٹر جمیل جالبی: حاصلات و امتیازات: توسیعی خطبہ بیاد ڈاکٹر جمیل جالبی/معین الدین عقیل کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری جامعہ کراچی، ۲۰۲۰ء۔۸۲ص سلسلہ نمبر۲۔

ڈاکٹر جمیل جالبی منفرد شخصیت کے حامل تھے۔ انہوں نے اردوادب، اردوزبان، اردوادب کی تاریخ وتنقید کے موضوعات پر نہ صرف لکھا بلکہ ان موضوعات پر لاثانی اثرات مرتب کیے۔ اس کتابچہ میں جوایک توسیعی خطبہ ہے ڈاکٹر جمیل جالبی کی مختلف حیثیتوں کا تعین کیا گیا ہے انکے حاصلات واعزازات کا بیان ہے اور انہیں کن کن میدانوں میں امتیازی مقام حاصل کیا ہے۔ اس پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل ہمعصروں میں شمار ہوتے ہیں اور شعبہ اردو کے استاد وہ جمیل جالبی کے دور میں کراچی یونیورسٹی سے وابستگی کی بنا پر ان کے ساتھیوں میں گنے جاتے ہیں۔ یہ کتابچہ انکا وہ توسیعی خطبہ ہے جو ۱۶ اپریل ۲۰۲۰ء کو ڈاکٹر جمیل جالبی کو پیش کیا گیا حاصلات وامتیازات پر مجموعی طور پر روشنی ڈالتا ہے اور قاری کو مختصر وضروری معلومات فراہم کرتا ہے کتابچہ کی پشت پر تصویر کے نیچے تاریخ پیدائش درست نہیں ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی عصری آگہی کا ایک تناظر/ از احمد ہمدانی مرتبہ سید معراج جامی۔ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی تحقیقی کتب خانہ جامعہ کراچی ،۲۰۲۰ء، ۷۹ ص سلسلہ نمبر۳۔

ڈاکٹر جمیل جالبی فاؤنڈیشن کی طرف سے چھپنے والی تیسری کتاب ہے جس میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی شخصیت اور زندگی کی مختلف پہلوؤں پر آٹھ مضامین کو یکجا کر کے کتابی شکل دی گئی ہے۔ احمد ہمدانی ڈاکٹر صاحب سے بہت متاثر تھے یہی وجہ ہے کہ انھوں نے ڈاکٹر جمیل جالبی کی جہتوں پر مضامین لکھے۔ انکی ادبی تنقید سرکاری وادبی زندگی مختلف احباب کے مضامین سے اقتباسات تاریخ ادب اردو کی اشاعت تاریخ دان، ترجمہ نگار اور محقق کی حیثیت پر انھوں نے گہرائی سے نظر ڈالی اور انھیں ایک منفرد ادبی مورخ کے درجہ پر فائز کیا اور ڈاکٹر جمیل جالبی کی تراجم کی انفرادیت پر ایک جامع مضمون لکھا۔ ڈاکٹر صاحب کی ترجمہ کی گئی کتابیں فکر اسلامی کے ارتقا اور تناظر پر عالمی سطح پر تسلیم شدہ بہترین کتب تسلیم کی گئیں غرض یہ کتاب ڈاکٹر جمیل جالبی کے تحقیقی، تنقیدی، ادبی، ثقافتی امتیازات کو سمجھنے میں بہت معاون ومددگار ہوگی۔

مصاحبات ڈاکٹر جمیل جالبی/ از ڈاکٹر خاور جمیل اور ڈاکٹر نسیم فاطمہ۔ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کراچی: ۲۰۲۰ء ص ۴۴۳ + ۳۳۔ سلسلہ نمبر۴۔

زیر نظر تصنیف ۳۷ مصاحبات کا مجموعہ ہے اگر چہ مصاحبات کی تعداد تقریباً سو ہے مگر کتاب میں صرف ۳۷ مصاحبات کو شامل کیا گیا ہے مصاحبات کے ذریعے وہ معلومات حاصل ہوجاتی ہیں جو کسی اور ذریعے سے نہیں ہوسکتی ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی زندگی میں ان پر بہت لکھا گیا اور ان کی انتقال کے بعد بھی لکھنا جاری رہا ہے مصاحبات تحقیق کا ایک بنیادی ماخذ ہیں جو سب سے زیادہ مستند مانا جاتا ہے کیونکہ اس سے انداز فکر حالات وواقعات، پسند نہ پسند، تحریکات، عوامل، رجحانات کا تجسس ہوتا ہے ڈاکٹر جالبی کے مصاحبات سے انکی عملی، فکری، اخلاقی، معاشری، رجحانات اور انداز فکری نشاندہی ہوتی ہے۔ مثلاً

انجم رشید "حریت میگزین "۲۱ جون ۱۸۹۱ (ادبی صفحہ) میں ڈاکٹر صاحب نے ادب کی حالت زار پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا" ہم ایسے معاشرے میں بس رہے ہیں جس کے پاس کوئی سمت نہیں۔ اگر معاشرے کی سمت مقرر ہو اور اسے اپنی منزل کا پتہ ہو کہ اسے کہاں جانا ہے اور کیسے جانا ہے تو پورا معاشرہ ذہنی نشوونما کی منزل سے گزرتا ہے۔ ہمارے پاس منزل اور سمت نہ ہونے کی وجہ سے سارا معاشرہ برسات کے پانی کی طرح مارا مارا پھر رہا ہے جو نالیاں اور راستے نہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں کو کاٹ کر گڑھوں میں تبدیل کر رہا ہے اور آج ہمارے معاشرے کی بھی یہی صورتحال ہے ادب زندگی کا آئینہ ہوتا ہے۔ اور جب زندگی میں کوئی معنی اور مقصد باقی نہ رہا ہو تو بس یہی صورتحال ہوتی ہے"۔ "مصاحبات میں ڈاکٹر صاحب کی گفتگو سے اندازہ ہوا کہ سب سے پہلے زندگی کی ایک سمت مقرر کر لینا چاہیئے کہ اسے حاصل کرنا ہے تو پھر سوچنے دیکھنے اور زندگی بسر کرنے کا انداز سب کچھ بدل جاتا ہے"۔ اس طرح ڈاکٹر جمیل جالبی کے مصاحبات سے ان کے افکار اور طرز زندگی کا پتہ ملتا ہے۔ انھوں نے مختلف سوالات کے جوابات میں بہترین قیمتی مشورے زبان و ادب تعلیم، قومی شعور اور معاشرتی زندگی کے حوالے سے دیے ہیں کتاب انتہائی مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ اور تحقیق کرنے والوں کے لیے یا ڈاکٹر جمیل جالبی سوانح مرتب کرنے والوں کے لیے معلومات کا خزینہ ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کے نام: نامور خواتین کے خطوط/ از ڈاکٹر خاور جمیل اور ڈاکٹر نسیم فاطمہ۔ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری، ۲۰۱۲ء ص ۴۸۱ سلسلہ نمبر ۵۔

خطوط کی اہمیت و افادیت تحقیقی نقطہ نظر سے بنیادی آ خذ کی ہے خطوط دو افراد کے مابین یگانگت اور تبادلہ خیال کا ثبوت ہوتے ہیں۔ مکتوب علیہ مکتوب نگار کے خطوط میں درج تاریخیں، پتے، حالات و واقعات، کتب و رسائل انجمون اور اداروں کا قیام ادبی مطبوعات، رسائل کے اجراء لـ نفسیات پر تنقید وتبصرہ، طنز و مزاح، باہمی سلوک کا پتہ دیتے ہیں۔ زیر نظر تصنیف گو دو سو خواتین کے خطوط پر مشتمل ہے ان میں اکثر معروف خواتین ہیں مثلاً الطاف فاطمہ، جیلانی بانو، خدیجہ مستور، آمنہ ابوالحسن، ادا جعفری، انیتا غلام علی، جمیلہ ہاشمی، کشور ناہید، واجدہ تبسم، قر؟ العین حیدر، ہاجرہ مسرور اور دیگر شامل ہیں۔ ان میں خاندان کی خواتین شامل نہیں ہیں ان میں نثر نگار خواتین کی تعداد زیادہ اور شاعرات کی بہت کم ہیں۔ ان خطوط میں عمومی خطوط بھی ہیں اور ایسے خطوط بھی ہیں جن سے ادارے انجمنوں کی تحریکات کا پتہ چلتا ہے بعض سے تاریخی نوعیت کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ زیر نظر کتاب میں کچھ خطوط بطور نمونہ دیے گئے ہیں جبکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے مقصد یہ ہے کہ تحریر کے رنگ اور اسلوب کا اندازہ ہو طنز و مزاح کا رنگ ہو ان خطوط سے ڈاکٹر جمیل جالبی کی مختلف اداروں اور انجمنوں میں شمولیت، صدارت اور مطبوعات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ڈاکٹر صاحب کم خط لکھتے تھے مگر وہ غمگساری اور حوصلہ افزائی ضرور کرتے تھے لکھنے کی طرف مائل کرتے رہتے تھے۔ ان خطوط سے مکتوب نگاروں اور مکتوب الیہ کے ذاتی احوال، شخصیت، سوچ فکر، انکی ادبی سرگرمیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو محقق کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو شخصیات پر تحقیقی کام کر رہے ہوں یہ کتاب دلچسپ اور انفرادیت کا شعور رکھتی ہے۔

مکاتیب ڈاکٹر جمیل جالبی/ از خاور جمیل اور ڈاکٹر نسیم فاطمہ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری ۲۰۱۲ء لـ ۸۲۲ ص سلسلہ نمبر ۶۔

زیر نظر کتاب ڈاکٹر جمیل جالبی کے خطوط کا مجموعہ ہے جو انہوں نے مختلف مشاہیر علم و ادب کو تحریر کیے انکی تعداد یقیناً بہت زیادہ ہوگی اس کتاب میں حرف ۲۱ شخصیات کے منتخب خطوط شامل کیے گئے ہیں۔ ان خطوط سے ڈاکٹر صاحب کے انداز تخاطب، مکالمات، رجحانات، رویوں، معلومات، تعلقات ذوق مطالعہ اور انکی ادبی سرگرمیوں اور اردو کے لیے ان کی کاوشوں کا اندازہ ہوتا ہے اس کے علاوہ خط تحریر کرتے ہوئے ادب و آداب القابات کے استعمال کا طریقہ بھی اس کتاب سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب میں ایک مختصر تعارف بھی شامل ہے کتاب کے استعمال میں سہولت اور جلد استفادہ حاصل کرنے کے لیے اشخاص و اخبارات و رسائل کا اشاریہ بھی شامل کیا گیا ہے اس میں ڈاکٹر صاحب کے ۶۶۱ خطوط شامل ہیں جن کو پڑھ کہ اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی تحریریں جامع اور

مختصر ہیں لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور رہنمائی کا عنصر بھی موجود ہے تحریر میں سلاست روانی ہے۔ الفاظ کے استعمال میں احتیاط برتی ہے۔ ان خطوط میں شگفتگی اور دلسوزی بھی ہے۔ ان کے خطوط میں معلومات اور مکالمات ساتھ نظر آتے ہیں ڈاکٹر جمیل جالبی کے یہ مخصوص خطوط ہیں جن کا انتخاب کیا گیا ہے کتب خانے میں ان کے مکمل خطوط محفوظ ہیں جن سے محققین استفادہ کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کے نام ڈاکٹر نسیم فاطمہ کے خطوط/ از ڈاکٹر خاور جمیل۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری ۲۰۲۱ء ل۔ ۱۲۱ ص۔ سلسلہ نمبر ۷۔

زیر نظر کتاب ڈاکٹر نسیم فاطمہ کے خطوط پر مشتمل ہے جو انہوں نے ۱۹۸۷ سے ۲۰۰۵ کے دوران ڈاکٹر جمیل جالبی کو تحریر کیے۔ ڈاکٹر صاحب مقتدرہ قومی زبان اور اردو ڈکشنری بورڈ کے صدر نشین رہے آپ نے اردو ادب کی بیش بہا خدمات کیں آپ ڈاکٹر نسیم فاطمہ کے پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ کے نگراں مقرر ہوئے کیونکہ مقالہ اردو مخطوطات پر تھا اور ڈاکٹر صاحب اردو مخطوطات کا اعلیٰ فہم رکھتے تھے۔ ایک استاد کی حیثیت سے انھوں نے ڈاکٹر نسیم فاطمہ کو اپنے ہونہار شاگردوں میں شمار کیا بقول ڈاکٹر جمیل جالبی کے "ڈاکٹر نسیم فاطمہ ذہین شاگرد ہیں انھوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ میری کڑی نگرانی میں مکمل کیا اس عرصہ میں انھوں نے توجہ سے میری بات سنی سمجھی اور اس پر عمل کیا ایسے انتھک محنتی طالب علم بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں وہ اتنی ذہین ہیں کہ میری بات اشارے میں سمجھ لیتیں اور تحقیقی کام میری مرضی کے مطابق انجام دیا انھوں نے کبھی مجھے شکایت کا موقع نہیں دیا۔ پاکستان لائبریرین شپ میں ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ انھوں نیا پنے تحقیقی مضامین میں اپنی حیثیت اور رتبہ خود منوایا جو بہت مستحکم ہے ان کی عمر کے لوگوں میں کم لوگ ایسے ہیں جو اس درجہ تک پہنچے" انکی کتابیں رسالے ویب سائٹس یقیناً مفید اور علم کے پھیلاؤ میں کارگر ہوئیں۔ اس وجہ سے لائبریرین شپ سے وابستہ لوگوں میں ان کی بہت عزت کی جاتی ہے ان کی تصانیف وتالیفات سے لوگ اعتماد کیساتھ استفادہ کرتے ہیں کیونکہ ان کی تصانیف حوالہ وحواشی سے پُر ہوتی ہیں"۔

زیر نظر تالیف میں جو خطوط ہیں وہ صرف رہنمائی اور ڈگری کے حصول کی بابت ہیں صدر شعبہ کی شیخ الجامعہ سے مراسلت اس میں شامل نہیں ہے ان خطوط میں ڈاکٹر نسیم فاطمہ کے پی۔ ایچ۔ ڈی کے مراحل کی پوری کہانی موجود ہے۔ تحقیقاتی عمل کے آگے بڑھنے اس میں درپیش مسائل متعلقہ اداروں اشخاص، کتب رسائل، درپیش واقعات، حالات انجمنوں اور کتب خانوں کا تعاون عملہ کا تعاون اور دیگر احباب جو عمل تحقیق میں معاون و مددگار رہوئے ان کا بھی جنھوں نے روڑے اٹکائے۔ جن دشواریوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور کن کن جہتوں سے تحقیق کے معیار کو قائم رکھا کس طرح ڈاکٹر صاحب نے ان کی نگرانی اور رہنمائی کی پوری کہانی ان خطوط کے ذریعے سامنے آجاتی ہے ڈاکٹر نسیم فاطمہ کے خطوط میں بے ساختگی، دوٹوک انداز، تہذیب وثقافت، اردو پر دسترس اور معاشرتی رویوں کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے یہ خطوط ڈاکٹر جمیل جالبی لائبریری کے مخطوطات کا حصہ ہیں۔ زیر نظر تصنیف تحقیق کرنے والوں کے لیے حوصلہ منداور مشاورتی پہلو رکھتی ہے جو انکی تحقیق میں معاون ثابت ہوگی۔

مکتوبات مشاہیر بنام ڈاکٹر جمیل جالبی/ از ڈاکٹر خاور جمیل اور ڈاکٹر نسیم فاطمہ۔ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری، ۲۰۲۱۔ ص ۲۹۲۔ سلسلہ نمبر ۸۔

اس تصنیف میں مشاہیر کے منتخب خطوط شامل کیے گئے ہیں انکی کل تعداد ۳۳۳ ہے اس میں صرف الف کی ردیف کے خطوط شامل کیے گئے ہیں۔ مکتوب نگار دنیا کے مختلف گوشوں متنوع سرگرمیوں، مختلف فنون اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے مختلف موضوع اور عمروں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان خطوط کا مطالعہ انتہائی معلوماتی اور دلچسپ ہے بعض سے تاریخ اور تحقیق میں معاونت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہر لکھنے والے کا مختصر تعارف اور تصانیف کی تفصیل بھی دی گئی ہے تا کہ قارئین کو مکمل آگاہی حاصل ہو سکے۔ خطوط صرف حالات، واقعات تک محدود نہیں بلکہ ان میں ۹۳ اخبارات و رسائل ۱۵۳ انجمنوں اور اداروں ۱۶۲۲ اشخاص کے ساتھ ساتھ ۶۳۰ کتابوں کے عنوانات کی معلومات بھی درج ہیں جو ادب کے طالب علموں کے لیے نہایت کارآمد ہونگی خطوط کا مطالعہ کرنے سے

ہمیں وہ معلومات حاصل ہوئی ہیں جو ادبی تاریخوں اور تذکروں اور تبصروں میں نہیں ملتی ہیں۔ آخر میں ایک تفصیلی اشاریہ بھی درج ہے جو مطالعہ کنندگاں کے لیے بڑی افادیت کا حامل ہے۔

یادگاری مجلہ: ڈاکٹر جمیل جالبی کی دوسری برسی ۱۲۰۲ء اور ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری، جامعہ کراچی کے افتتاح کے موقع پر/ از ڈاکٹر معین الدین عقیل ڈاکٹر نسیم فاطمہ اور معراج جامی۔ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری، ۱۲۰۲ء۔ ۱۵۵ص سلسلہ نمبر ۹۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کا شمار دنیائے ادب کی قدآور شخصیات میں ہوتا ہے ان کی پوری زندگی ادبی اور علمی خدمات میں گزری۔ انھوں نے تحقیق و تنقید لغت نویسی اور تاریخ ادب اردو میں گراں قدر خدمات انجام دیں آپ کا تعلق اگرچہ انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے تھا لیکن آپ نئی کتابیں جمع کرنے اور مطالعہ کے شوق میں اپنا زیادہ وقت گزارتے تھے۔ آپ ۴ سال جامعہ کراچی میں پروفیسر اور وائس چانسلر کی حیثیت میں تعینات رہے اور ان کے دور میں جامعہ نے مثالی ترقی کی منازل طے کیں۔ کتابوں کی بڑی تعداد آپ نے ورثہ میں چھوڑی اور آپ کا ذاتی کتب خانہ جامعہ کراچی کو تحفاً منتقل کر دیا گیا جامعہ کراچی کی مرکزی لائبریری میں جگہ کی قلت تھی اس وجہ سے ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری قائم ہے اس میں تمام کتابیں اور دیگر مواد مثلاً مخطوطات، رسالے، اخبارات، نوادرات ترتیب دیئے جا رہے ہیں اس طرح یہ یادگاری کتب خانہ ایک فیض جاریہ ہے جہاں محققین اردو زبان و ادب اور ڈاکٹر جمیل جالبی پر ریسرچ کرنے والوں کو پذیرائی ملے گی نیز ایک یادگاری مجلہ کی اشاعت کا منصوبہ بھی روبہ عمل لایا گیا اور افتتاح کے موقع پر اسکی اشاعت کی گئی یہ تمام اقدامات اس بات کا ثبوت ہیں کہ جامعہ کراچی نے اپنی عظیم قومی شخصیات کو اور اپنے محسنوں کو یاد رکھنے اور انکی علمی روایات کو آگے بڑھانے اور نسل در نسل منتقل کرنے کے فریضیہ کو اہمیت دی۔

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری میں تحقیقی مقالات/ از ڈاکٹر خاور جمیل اور ڈاکٹر نسیم فاطمہ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری، ۲۲۰۲ء ص ۱۸۶۔ سلسلہ نمبر ۱۰۔

تحقیقی مقالات جامعات یا تحقیقی اداروں میں سند کے حصول کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ مثلاً ایم۔اے، ایم۔فل، پی۔ایچ۔ڈی، کا حصول ان مقالات کی تکمیل کے بغیر ناممکن ہے مندرجہ بالا تصنیف کا تعلق ان مقالات سے ہے۔ جو ڈاکٹر جمیل جالبی کی زیر نگرانی لکھے گئے یا ان پر لکھے گئے زیادہ تعداد ان مقالات کی ہے جو بحیثیت ممتحن ان کے مطالعہ اور مشاہدے میں آئے اور ان پر طلبہ کو سند عطا کی گئی/ ان مقالات کا تعلق زیادہ تر ان اصحاب سے ہے جو اپنے دور کے مشاہیر علم و ادب میں شمار ہوتے ہیں مثلاً طاہر تونسوی، رفیع الدین ہاشمی، عبادت بریلوی، اسلم فرخی اس میں مقالات انگریزی کے بھی شامل ہیں اور دیگر بھی پیش نظر تصنیف ان مقالات کا توضیحی کیٹلاگ ہے جس سے ہر مقالے کی کتابیاتی تفصیلات موضوع اور مقالے کی تلخیص فراہم کر کے اس فہرست کو بھی ایک محقق کی ضرورت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اس سے ایک طرف مذکورہ بالا معلومات کی تصدیق ہوگی تو دوسری طرف نئے موضوعات کے انتخاب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ یہ کتاب محقق کے لیے مشعل راہ ہے۔

محمد رفیع ازہر۔ ڈاکٹر جمیل جالبی اور تخلیقی امتزاج کا نظریہ۔ کراچی: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری جامعہ کراچی ۔۲۲۰۲۔۳۰۰ص۔ قیمت ۰۰۸ روپے۔ (سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ ۱۱)

تنقید اردو ادب کے لیے ایسی ہی ضروری ہے جیسے سانس لینا انسان کے لیے ضروری ہے (بقول ڈاکٹر جمیل جالبی) اردو تنقید کے حوالے سے ڈاکٹر جمیل جالبی پر بہت سی آرا موجود ہیں زیر نظر کتاب میں ان کے تنقیدی اور تخلیقی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے جسے نہایت جامع اور مختصر انداز میں پیش کیا گیا ہے ان کا یہ کام ڈاکٹر جمیل جالبی کے تنقیدی رویوں کا تخلیقی امتزاج کے نظریے کو معرض تصانیف میں لانے کے لیے مددگار ثابت ہوگا اور اس بات کو ثابت کریگا کہ ڈاکٹر جمیل جالبی کی تنقیدات دراصل تحقیق میں بھی ایک تخلیقی رنگ و آہنگ پیدا کرتی ہیں یعنی وہ تنقید اور تحقیق کا تخلیقی امتزاج ہیں۔ اس تصنیف میں مصنف ڈاکٹر جمیل

ڈاکٹر نسیم فاطمہ

جالبی کی متنوع تنقیدی اور فکری جہات کی فہرست بنائی ہے اس کے بعد ان موضوعات کے حوالے سے مواد کی تحقیق کی گئی اور اس کا آغاز تمہید اور اس میں جہاں ضرورت پڑی وہاں ادیبوں اور ناقدین کی آرا کو شامل کیا ہے اور آخر میں تمام بحث کا خلاصہ نتائج کی شکل میں کر دیا ہے یہ کتاب مصنف کی علمی و تحقیقی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور نئے محققین کے لیے بہترین رہنما ہے تحقیقی کتب خانوں میں اس بہت استفادہ کیا جا سکتا ہے کتاب کا سرورق خوبصورت رنگین اور ڈاکٹر جمیل جالبی کی تصویر سے مزین ہے صفحات عمدہ کاغذ اور تحریر نستعلیق پر مشتمل ہے اس تصنیف پر یقیناً ڈاکٹر رفیع ازہر کی جتنی بھی پذیرائی کی جائے کم ہے۔ یہ ان کا پی۔ایچ۔ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے۔

سمیرا انجم۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی ادبی خدمات کا جائزہ: تحقیقی، تنقیدی مقالہ برائے پی ایچ ڈی اردو۔ ملتان: بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ۲۰۱۷ء۔ ۶۶۳ص۔ (سلسلہ مطبوعات 12)

گذرا ہوا ہر لمحہ تاریخ کی اکائی بن جاتا ہے ان اکائیوں کو جمع کریں تو حالات و واقعات کی تاریخ کل کی صورت میں رقم ہوتی ہے۔ زیر نظر مقالے میں مصنفہ سمیرا انجم نے ڈاکٹر جمیل جالبی کی ادبی خدمات کا ہر پہلو سے جائزہ لیا ہے جو اب تاریخ کا حصہ بن گئیں ہیں۔

بقول ڈاکٹر جمیل جالبی کے "تاریخ کا کام یہ نہیں کہ وہ بعض واقعات اور حقائق کا اندراج کرے بلکہ یہ ضروری ہے کہ مختلف سروں کو باہمی ربط دے کر ایک اسی تنظیم میں لے آئے کہ یہ تصویر پڑھنے والے کے ذہن پر نقش ہو جائے۔ اور ادب کا حقیقی اور تاریخی ارتقاء [1] بھی نظروں کے سامنے آجائے" اس کتاب میں محققہ سمیرا انجم نے ڈاکٹر جمیل جالبی کی ہمہ جہت شخصیت اور ادبی خدمات کو موضوع بنا کر ہر حوالے سے تحقیقی و تنقیدی تجزیہ پیش کیا ہے بقول مصنفہ ڈاکٹر جمیل جالبی کی تحریر کردہ تاریخ ادب اردو کی چاروں جلدوں کی اہم خصوصیت ان میں پیش کردہ مواد کا استناد ہے اب تک تحریر کی گئی تاریخوں میں کوئی بھی تاریخ ادب اردو تحقیقی لحاظ سے اتنی مستند تسلیم نہیں کی جاتی جیسے ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ ادب اردو کو سمجھا جاتا ہے۔ اس میں انھوں نے مورخانہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا ہے اور اپنی تحقیق میں اولین مآخذات پر سب سے زیادہ بھروسہ کیا ہے۔ تاریخ ادب اردو کی چاروں جلدوں کے تجزیئے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر جمیل جالبی اردو ادب کے مؤرخین میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔

بطور مدون ڈاکٹر جمیل جالبی نے جو کارنامے سرانجام دیئے ان کی بنا پر انھیں ڈی لٹ کی ڈگری عطا کی گئی کیونکہ انکی تدوینی خدمات کا دائرہ قدیم اور جدید ادب پر محیط ہے ماہر لسانیات کے طور پر آپ نے جو خدمات انجام دیں ان میں قدیم اردو لغت جامعہ عثمانیہ (دو جلدیں) اور قومی انگریزی لغت کی ترتیب و تالیف نہایت اہم ہے۔

اردو کے قدیم ادبی سرمائے کی تفہیم میں یہ لغت نہایت معاون ہے اور اسکی ایک منفرد حیثیت ہے اردو ادب کی ارتقائی منازل کا جائزہ لینے کے لیے یہ نہایت اہمیت کی حامل ہے ڈاکٹر جمیل جالبی کی تنقید نگاری کے جائزے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انکی تنقیدی فکر پر مشرقی نظریات کے علاوہ مغربی ناقدین اور ادبا کے گہرے اثرات ہیں اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے کلچر کی تعریف متعین کی اور پاکستانی کلچر کے مسائل پر بحث کی پاکستانی کلچر اور ثقافتوں کے درمیان اشتراک اور اخلاقیات کا جائزہ لیا اور کلچر کے فروغ میں ڈاکٹر جمیل جالبی کو بطور نقاد، مدون، ماہر لسانیات مورخ مترجم اور خدمات کے جائزے کے حوالے سے اردو ادب کا محسن قرار دیا ہے جب تک اردو زبان قائم و دائم ہے ڈاکٹر جمیل جالبی کا نام زندہ رہے گا۔